اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

جلد ۸ نمبر ۱۷

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم ستمبر ۱۹۳۴ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۲۰ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

حضرت مسیح موعودؑ کے حالات بابرکات ... ۳/۷
شادی پر سرسری نظر ۸/۱۰
سُرخ مِرچ کے فوائد
عجائبات عالم
شذرات

والدہ سردار امیر محمد خانصاحب کوٹ قیصرانی
مولوی محمد احمد صاحب بھاگلپوری
اہلیہ عبد الرحمن صاحب حاجی پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

کا

سہرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاء بخش عیونِ خلق ہے منصور کا سہرا
کہ ہے یہ نورِ چشمِ حضرتِ مامورؑ کا سہرا

مسیح و مہدیٔ مولیٰ کا پوتا جب بنا دولھا
فرشتے لائے گلہائے ریاضِ نور کا سہرا

تری نسلاً بعید آنے نویدِ جانفزا بخشی
مزیّن گوہرِ محمود سے منصور کا سہرا

یہ دورِ خسروی ابناءِ فارس کو مبارک ہو
رہیگا اب انہی کے سر نئے دستور کا سہرا

خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں ایک عالم میں
پڑھا جائے گا گھر گھر اکملِ مسرور کا سہرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۴ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بابرکات

نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نگاری کے عنوان سے پندرہ ۱۵ جون کے مصباح میں جو میرا مضمون چھپا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیدائیوں نے اُسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ تب مجھے خیال آیا کہ بعض باتیں صرف طوالت کے خوف سے میں نے بیان نہیں کیں سراسر یہ میری غلطی ہے۔ جسکا میں اعتراف کرتی ہوں۔ کہ کیوں نہ قسط وار مضمون تحریر کیا گیا۔ سو معزز ناظرات آپ کی خدمت میں پھر وہی ذکر تازہ کرتی ہوں۔ جو پندرہ جون میں شایع ہو چکا ہے۔ ذکر حبیبؑ وہ نعمت ہے جسکی یاد سے ایمان تازہ ہوتا ہی۔ سابقہ مضمون میں آپ نے پڑھا ہوگا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دولت خانہ میں عصر کی نماز سے پہلے داخل ہوئے۔ حضور نماز کیواسطے مسجد مبارک میں تشریف لے گئے۔ مغرب سے پہلے ہمیں کھانا ملگیا۔ کھانے کے بعد کیا دیکھتی ہوں کہ جوق در جوق پردہ پوش بیویاں آئیں۔ برقعہ اتار حمام سے وضو کریں۔ بیٹھتی جاتی ہیں دریافت سے معلوم ہوا کہ نماز باجماعت کیواسطے یہ سب جمع ہو رہی ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہی نماز پڑھائیں گے۔ حضورؑ نے اندر کمرہ میں اپنی بہوؤں اور بیٹی و حضرت ام المومنین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ سے صف بنائی۔ باہر صحن میں دیگر مستورات کی دو تین صفیں ہوئیں۔ کیا ہی پر لطف نظارہ تھا۔ سرور سے مجھ پر وجد کی حالت طاری تھی۔ مجھے خوب یاد ہے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کو بھی شاہد کر کے کہتی ہوں کہ میری آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔ کہ الٰہی یہ تیرا کس قدر احسان ہے کہ آج ہم اُس مہدی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں کہ جسکے دیکھنے کو ایک مخلوق خدا ترستی ترستی مر گئی۔ واقعی ہم طبقہ نساء جسقدر اس نعمت کا شکر کریں تھوڑا ہے۔ کیونکہ ہمیں مردوں سے کم درجہ پر نہیں رکھا گیا حضورؑ اپنے فعل سے بتا گئے ہیں کہ ان کے لئے باجماعت نماز ادا کرنی ضروری ہے۔ حضورؑ نے مغرب و عشاء جمع کی اور جبتک عاجزہ وہاں رہی مغرب و عشاء کا انتظام مستورات میں حضورؑ کا یہی دیکھا گیا۔

ایک دن نماز کے لئے سب جمع تھیں۔ لیکن حضورؑ

ابھی وضو فرما رہے تھے ۔ کہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کو کسی نے کہا کہ آپکی بچی رو رہی ہے بیگم صاحبہ موصوفہ مجھے اپنی جگہ پر کھڑا کر کے آپ بچی کو دودھ پلانے تشریف لے گئیں ۔ اُن کے آنے سے پہلے حضور نے نماز شروع کر دی بیگم صاحبہ تو باہر کسی جگہ کھڑی ہو گئیں ۔ اور عاجزہ کو ان کا وہ مقدس کام کرنا پڑا ۔ یعنی صحن کی جماعت کو اللہ اکبر کی آواز پہنچائی گئی ؛

ایک دن حضورؑ کو درد گردہ ہو گیا ۔ کئی اور علاج بھی کئے ہوں گے مگر میں نے دیکھا کہ چولھے میں آگ جل رہی ہے ۔ اور اس میں کچی خشت کے ٹکڑے گرم کر کے لائے جاتے ہیں ۔ حضورؑ خود یا حضرت ام المومنین صاحبہ درد کی جگہ ٹکور کرتے جاتے ہیں ۔ رات کے سونے کے پلنگ پر آپ درد سے کبھی لیٹتے کبھی بیٹھتے غرض تکلیف سے سخت بے آرام تھے ۔ کہ اتنے میں عصر کی نماز کی اذان ہو گئی ۔ چنانچہ اس خدا کے برگزیدہ نے درد پر گرم خشت باندھ کر نماز ادا کر کے دکھا دیا کہ بیماری بھی انسان کے ساتھ لازمی ہے اور نماز بھی فرض سو اس کا اس طرح التزام کرنا چاہیئے ؛

اے معزز بہنو ! خوب سوچو کہ ہم میں سے ایسی کتنی بہنیں ہیں جو درد اور بیماری میں نماز وقت پر ادا کرتی ہیں ۔ خدا کے نبی نمونہ ہوتے ہیں ۔ اور اپنے فعل سے لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں ۔ خالی وعظ کرنیوالے تو دنیا میں بکثرت موجود ہیں ۔ بجز ریاکاری اور کچھ نہیں اور تو اور وہ تو اپنی اولادوں کو بھی نہیں سدھار سکتے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیر کا ذکر سابقہ مضمون میں بھی میں کر آئی ہوں ۔ آج بھی ایک سیر کا ذکر کرتی ہوں ۔ حضرت ام المومنین صاحبہ سلمہا اللہ تعالے بہمراہی حضرت اقدسؑ بغرض تفریح تشریف لے گئیں ۔ صاحبزادہ مرزا سلطان احمد خانصاحب کے مکان سے نکل کر مشرق کیطرف جاتے جاتے آگے ایک منڈ آگیا ۔ ایک عورت بڑا کٹورہ دودھ کا بھر کر لائی اور حضورؑ کی خدمت میں پیش کر کے التجا کی کہ حضورؑ نوش فرمائیں ۔ حضورؑ نے صرف ایک گھونٹ نوش فرما کر حضرت ام المومنین صاحبہ سے فرمایا کہ یہ مستورات کو پلا دو ۔ ہم کوئی بیس پچیس عورتیں تھیں ۔ تبرکاً سب نے گھونٹ گھونٹ پی کر کٹورہ خالی واپس اس مائی کو دیدیا ۔ آہ کیا ہی وہ بابرکت گھڑیاں تھیں کہ خدا کے برگزیدہ مسیحؑ ہم میں موجود تھے ۔ اور اپنے فیض سے ہر ایک کو فیض پہنچا رہے تھے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی آخرت میں بھی آپکے ساتھ اٹھائے ۔ آمین ؛

میری موجودگی میں جتنی دفعہ حضورؑ بہمراہی حضرت اُمّ المومنین صاحبہ سلمہا اللہ تعالی سیر کو تشریف لے گئے اسی راستہ اور اسی طرف سے تشریف لے گئے ۔ راستہ میں کوئی مکان اور آبادیاں نہ تھیں بلکہ ویرانہ اور کھیت تھے ۔ اب جو میں انہیں راستوں اور جگہ کو دیکھتی ہوں تو پہچانا بھی نہیں جاتا کہ کیا یہ وہی قادیان ہے ۔ جسمیں میں آج سے اٹھائیس ۲۸ سال قبل اپنے آقا و ہادی کے

ہمراہ انہیں راستوں پر چلی تھی۔ جسطرح اس چھوٹی سی بستی نے ترقی کی اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد نے بفضلہ تعالیٰ ترقی کی ہے۔ حضور علیہ السلام کیوقت حضور کی
(۹) صرف ایک پوتی تھی۔ آج خدا کے فضل سے حضور کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں **اک سے ہزار ہوویں** کے مطابق خدا تعالیٰ ہماری آنکھوں کو دکھا رہا ہے۔ مخالف کہیں گے کہ یہ اتفاقی بات ہے لیکن کوئی یہ نظیر بھی پیش کر سکتا ہے۔ کہ گمنامی کی حالت میں کسی نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس دور دراز سے لوگ آئینگے۔ اور تحفے تحائف لائیں گے۔ اور یہ بستی ایک شہر ہو جائیگی اور دریا بیاس تک جائیگی۔ یا یہ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری نسل کو بڑھاؤنگا۔ اور تیرے بڑوں کا نام منقطع ہو جائیگا۔ اور تجھ سے نسل چلیگی یقیناً بجز خدا کے برگزیدہ لوگوں کے ایسی نظیر نہیں ملتی۔ اور نہ کبھی ملیگی۔ کیونکہ مفتری علی اللہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا یہ خدا تعالیٰ کی فیصلہ شدہ بات ہے اور قرآن کریم بآواز بلند پکار رہا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ یعنے تحقیق وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ باوجود سخت مخالفت کے آپکو خدا تعالیٰ نے وہ کامیابیاں بخشیں جنکا ذکر بدیں الفاظ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا عبرتناک انجام بھی حضور کی سچائی پر کامل دلیل ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ جیسا اس آیت میں فرمایا:۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی مدعی نبوت ہوگا۔ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہوگا یا جھوٹا۔ اگر مدعی نبوت سچا ہے تو اسکے منکر بڑے پکے ظالم ہوں گے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو خود بڑا ظالم ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو ظالم ہوگا اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ کون نہیں جانتا کہ حضور کے مقاصد یہ تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آ سکتے۔ خدا تعالیٰ کا الہام اب بھی نازل ہو سکتا ہے۔ اور خود میں صاحب تجربہ ہوں۔ تیسرا دعویٰ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکی امت میں سے غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ جسکا ثبوت میرا وجود ہے کہ میں نے آپ کی کامل پیروی سے نبوت کا درجہ حاصل کیا۔ بالمقابل اسکے مخالفین کا یہ مقصد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار برس سے زندہ آسمان پر موجود ہے۔ جو دوبارہ نازل ہوگا۔ رسول کریم صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ الہام کا دروازہ بند ہے۔ اور یہ کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے نہیں۔ اب فیصلہ صاف ہے۔ دونوں میں سے کون اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ ایک ہی تحصیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بھی اور ہر دو وفات پا گئے ہیں۔ ہر دو کا انجام ظاہر ہے۔ کوئی ایچ پیچ کی بات نہیں۔ اگر خدا کا خوف کسی کے دل

میں ہو تو وہ جلد نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ جب حضورؑ نے ان باتوں کا اعلان کیا تو اعلیٰ طبقہ سے لیکر ادنیٰ تک مخالفت کا اس قدر جوش پھیلا حتےٰ کہ حضورؑ کے قید کرانے قتل کرنے پھانسی دلانے تک پوری پوری کوشش کیگئی۔ مولوی محمد حسین نے شہر بشہر پھر کر کفر کے فتوے تیار کئے۔ پنجاب ہندوستان چھوڑ عرب سے بھی فتوے منگوائے گئے اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ نقصان کس فریق کا ہؤا اور کون اپنے مقصد میں کامیاب ہؤا۔ آج حضرت مرزا صاحبؑ کے ماننے والے بلکہ انپر جان و مال تک قربان کرنیوالے خدا تعالیٰ نے رُوئے زمین پر پھیلا دیئے اور بفضلہ تعالیٰ یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے بالمقابل حضورؑ کے تمام مخالفین کو چھوڑ کر صرف ایک تحصیل کے رہنے والے مولوی محمد حسین بٹالوی کا انجام دیکھ لیں۔ خوف طوالت سے میں اس کا انجام یہاں درج نہیں کر سکتی لیکن ناظرات سے اپیل کرتی ہوں کہ جس نے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق کی کتاب انجام بٹالوی نہ دیکھی ہو وہ ضرور دیکھیں۔ کہ یہ ایک تاریخی قصہ ہے۔ جسکو قابل مصنف نے خود مولوی صاحب کے شایع کردہ تحریرات سے قلمبند کیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ کا جلال نظر آجاتا ہے۔ کتاب ہاتھ میں لو جبتک ختم نہ کی جاوے چین نہیں آتا۔ عام فہم اور قیمت بھی بالکل تھوڑی ہے۔ میر صاحب سے منگوا کر ضرور پڑھیں*

اس جگہ مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ سردار صاحب فرماتے تھے کہ میری موجودگی میں حضرت اقدس کی خدمت میں ایک شخص مولوی محمد حسین کا زبانی پیغام لایا کہ میری بیوی کو حمل ہے اور اسی حمل سے لڑکا پیدا ہونیوالا ہے۔ جسکا نام میں مظہر الحق رکھوں گا حضورؑ نے فرمایا پھر کیا ہوگا فرض کر لیں اگر لڑکا پیدا ہو بھی جاوے تو میرے دعوےٰ سے اس کا کیا تعلق معزز ناظرات آپ مولوی صاحب کا مطلب سمجھ گئی ہوں گی کہ حضرت اقدسؑ جو اپنی اولاد کے متعلق پیشگوئی فرماتے تھے اور پھر لڑکا پیشگوئی سے ہؤا ہے۔ سو دیکھو میں بھی پیشگوئی کرتا ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُسے جھوٹا کر کے دکھا دیا کہ راستباز کے مقابلہ پہ اسکا قیاس غلط ہے۔ چنانچہ اسی حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ میرا ذوق مجھے کہیں سے کہیں لے گیا*

اَب میں اصل بات کی طرف رجوع کرتی ہوں۔ کہ جب ہم حضورؑ سے رخصت ہو کر دار الامان سے چلنے لگے تو میں نے اپنی روحانی والدہ جنابہ حضرت اُمّ المؤمنین متعنا سلمہا اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ حضرت اقدسؑ کا کوئی مستعمل کپڑا ہمیں عنایت فرمایا جائے۔ جنابہ موصوفہ نے حضورؑ کا مستعمل چوغہ عنایت فرمایا۔ جسکو میں نے گھر آکر حفاظت سے رکھ چھوڑا*

میرا بچہ امیر محمد خان کوئی بارہ برس کا ہوگا کہ اس کو سخت بخار ہو گیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ ایک دن صبح دس بجے بخار نے ایسا حملہ کیا کہ بچہ بیہوشی میں چارپائی سے اُٹھکر باہر کو دوڑنے لگا۔ میں نے پکڑ کر چارپائی پر جب لٹایا تو آنکھیں ایک جگہ ٹکٹکی سے گڑ گئیں۔ ہاتھوں میں تشنج ہو گیا۔

حالت خطرناک نظر آنے لگی۔ پریشانی کی حالت میں مجھے اچانک
خیال آیا کہ حضرت اقدسؑ کا چولہ جسم پر پھیرنا چاہیئے۔ میں
دوڑ کر وہ چولہ اٹھالائی اور بچہ کے جسم سے لگایا اور خدا تعالےٰ
سے دعا کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حالت جاتی رہی
اور بخار بھی کم ہونا شروع ہوًا۔ آخر کئی دن بعد خدا تعالےٰ
نے پوری شفاء بخشی۔ میں نے اس بخار کے جلے اور چولے
کا کسی سے خود ذکر نہ کیا۔ مگر میری ایک کنیز عائشہ نامی جو
ابتک زندہ موجود ہے۔ وہ دیکھ رہی تھی۔ اُس نے ہماری
ہمسائی کے لڑکے کی بیماری پر انہیں بتا دیا۔ اس کا ذکر
اس طرح پر ہے کہ ہماری ہمسائی دائی بھی تھی۔ یعنے
دایہ گری کا کسب کرتی تھی۔ اُس کا صرف ایک لڑکا تھا۔
جو بڑی آرزوؤں سے پیدا ہوًا۔ اس لڑکے کو ایک دن
ام الصبیان کا ایسا سخت حملہ ہوًا۔ جس پر انہوں نے کئی
حکیم طبیب جمع کئے۔ سب اپنے علاج کر رہے تھے
بچہ کو کچھ ہوش نہ آتی تھی۔ تب میری اُس کنیز عائشہ سے
نہ رہا گیا۔ اُس نے مخفی بچہ کی والدہ سے چولے کا ذکر کیا۔
تب وہ روتی ہوئی میرے پاس دوڑی آئی۔ کہ برائے خدا
اپنے مرشد کا وُہ چولہ ہمیں دیں۔ پہلے تو میں نے انکار
کیا کہ ہمارے اعتقاد اور ہیں اور تمہارے اور۔ دُوسرا
میں ڈرتی ہوں کہ کہیں پرستش کا الزام مجھ پر نہ آجائے۔
لیکن اُس نے مجھے بہت تنگ کیا۔ تب میں نے اُسے
دیدیا۔ اُسے بھی خدا تعالیٰ نے اُسی وقت شفا دیدی۔
چنانچہ وہ لڑکا شادی شدہ اور اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا
ہے۔ جس کا نام تگہ والدہ کا نام سبھائی ہے۔ تیسری دفعہ
ہماری برادری میں ایک بچہ اسی بیماری کے دورہ میں مبتلا
ہوًا۔ ان کو بھی شائد اسی دائی نے کہا ہوگا۔ وہ بھی مجھ سے
بڑی منت سماجت سے چولے گئے۔ اُسے بھی خدا تعالیٰ
نے شفا بخشی جسکا نام دین محمد ہے۔ یہ ہے اس الہام الٰہی
کی سچائی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے
پھر مصلحت خداوندی نے وہ چولہ مجھ سے اس طرح لیا کہ
سردار صاحب کا ایک احمدی منشی تھا۔ اُس نے مجھسے
چولہ منگوایا۔ اگرچہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہی دیا تھا۔ مگر مجھے
بالکل بھول گیا۔ اُس نے خود واپس نہ کیا۔ سردار صاحب
فوت ہوگئے۔ ہمارے وہ احمدی بھائی چلے گئے۔ گو وہ
مع قبائل ایکدفعہ آئے بھی تھے۔ خط و کتابت بھی رہتی ہے
لیکن میں نے مصلحت خداوندی سمجھکر کبھی نہیں یاد دلایا۔ بلکہ
میں دُعا کرتی ہوں کہ اگر اُن کے پاس ہے تو خدا تعالیٰ اُسے
اس چولہ کی برکت سے بابرکت کرے۔ اور نرینہ اولاد سے
خدا اس کے گھر کو آباد فرمائے۔

(راقمہ والدہ سردار امیر محمد خان تمندار قیصرانی سکنہ
کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں)

مصباح
آپ کا بہت بہت شکریہ
آپ کی تحریر سے کئی ایسے حالات
سے آگاہی ہوئی جو کبھی پبلک میں نہ آئے تھے۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ایڈیٹر خاکسار
ان ایام میں قادیان ہی حاضر خدمت یا برکت تھا۔

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وُہ توسیع
اشاعت اخبار مصباح کے لئے
پوری پوری کوشش فرماوے۔ (مینجر)

شادی پر ایک سرسری نظر

ہندوستان کے عام مسلمانوں میں بعض ایسی عادتیں بھی پائی جاتی ہیں جو اپنی ہمسایہ قوم سے ظاہری ٹیپ ٹاپ کی وجہ سے نقل کر لیں۔ اور پھر ایک عرصہ تک اسپر گامزن ہو کر قومی معاشرت کا ایک رکن بنا لیا؛

ہندو مذہب میں قدیم سے یہ بات رائج تھی کہ وہ اپنی اولاد کی شادیاں کمسنی میں ہی کر دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ یہ رسم ان کے مذہبی نقطہ نظر سے بھی ایک خاص اہمیت رکھنے لگی۔ اور معاشرتی پہلو سے تو ایک جزوِ اعظم بن گئی۔ کمسنی کی شادی ایک ذوقی امر ہے جو عام طور پر والدین کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ فطری طور پر ہر ماں باپ کی یہی خواہش ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بچے کے سر سہرا باندھیں۔ اور اس خیال میں خصوصاً ہندوستانی ماؤں کا قدم سب سے آگے نظر آتا ہے۔ کیونکہ زمرۂ نسواں قدرتی طور پر کم ہمت اور محدود خیال کا مقید ہوتا ہے؛

"دنیا فانی" ہے۔ اور ہر ایک کو آگے پیچھے اس دار الفناء سے کوچ کر جانا ہے۔ لیکن جب یہ خیال صنف نازک کے دماغوں میں بڑھتا ہے۔ تو کہتی ہیں کہ خدایا ہمنے اپنی زندگی کے دن دیکھے۔ لیکن تو ہماری ایک اور آرزو کو بھی برلا اور وہ دن جلد لا جبکہ ہم اپنے بچے کے سر سہرا باندھیں۔ میرے خیال میں یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو ماؤں نے کمسنی کی شادی کی بنیاد رکھی۔ سو یہ خیال مسلمان ماؤں کے اندر بھی پیدا ہوا۔ اور آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہوا یہاں تک پہنچا کہ مسلمانوں کا قریباً ہر طبقہ اس رو میں بہ نکلا۔ اس طریق سے اگرچہ وہ اپنی دلی خواہش اور آرزو کو پورا کر کے ایک ذمہ داری سے بھی سبکدوش ہو گئے۔ مگر انہوں نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی کہ ہمنے اپنی اولاد کو کن مصائب کے سامنے پھینک دیا ہے؛

اگر غور سے دیکھا جائے تو کمسنی کی شادی حقیقت میں بہت سے نقصانات کا موجب ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے میں کوئی نقائص کی فہرست تو لکھنا نہیں چاہتا۔ مگر ایک بات ضرور گوش گذار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ قوم جو معاشرتی لحاظ سے کمسنی میں شادی کو مذہبی نقطہ نظر سے دیکھتی تھی۔ آج وہ خود اس میں سینکڑوں نقائص اور خامیوں کو دیکھتے ہوئے اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ کمسنی کی شادی آیندہ نسلوں کے لئے بے حد مضر اور باعث تباہی ہے؛

جیساکہ میں سطور بالا میں بیان کر چکا ہوں یہ مرض مسلمانوں میں اس قدر پھیلا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی ہمسایہ قوم (یعنی ہندوؤں) کے دوش بدوش نظر آنے لگے۔ تو حکومت ہند نے جو کہ ہمیشہ سے ہندوستانیوں کے لئے بہبودگی کی راہیں سوچتی رہتی ہے۔ شاردا ایکٹ کو نافذ کر کے حکماً کمسنی کی شادی کو روک دیا۔ اور آیندہ آنیوالی نسلوں کو تباہی سے بچا لیا؛

یہ ایکٹ اگرچہ ہماری قومی آزادی میں ایک روک پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایک طبعی امر ہے کہ ہر شخص آزادی کا دلدادہ ہے۔ اور کسی قید کا بھی مقید نہیں ہونا چاہتا۔ خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز۔ تاہم اگر ذرا غور کریں تو اس قانون

میں سینکڑوں خوبیاں نظر آتی ہیں۔ مثلاً سالانہ اموات کی فہرست میں زیادہ کثرت بچوں ہی کی ہوا کرتی ہے۔ جو کہ اکثر ماؤں کی ناتجربہ کاری کے باعث ظہور میں آتی ہیں۔ لیکن ساردا ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے اور اسکے بعد کی شایع شدہ فہرستوں میں ایک بیّن فرق ہے۔ جو کہ یقینی طور پر اس قانون کے طفیل ہے؛

والدین عموماً اپنے بچوں کے لئے حسب ونسب تعلیم واخلاق وغیرہ میں مساوی درجہ تلاش کرتے ہیں۔ اور ان باتوں کی بڑے اہتمام سے پابندی کرتے ہیں لیکن میرے نزدیک تکمیل عمر کا سوال ان تمام باتوں سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ آئیندہ زندگی کا دارومدار اور اسکے پرلطف بنانے کا انحصار پختگیٔ عمر پر ہے۔ لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر شادی کے لئے کونسی عمر ہونی چاہیئے!۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جسکا جواب ہر شخص آسانی سے نہیں دے سکتا۔ کیونکہ جبتک عناصر عالم کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ شادی کے لئے عمر کا تعین ایک امر محال ہے مثلاً یوربین اقوام کی نشو ونما بہ نسبت ہمارے بہت دیر میں ہوتی ہے ؛

چونکہ ہندوستان ایک گرم ملک ہے جہاں قدرتی طور پر ہر چیز جلد بلوغ کو پہنچ جاتی ہے۔ اور خصوصاً پنجاب میں تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس کی عمر میں لڑکیاں سن بلوغت کو پہنچ جاتی ہیں۔ قانونی طور پر اگرچہ لڑکی کے لئے سولہ ۱۶ اور لڑکے کیلئے اٹھارہ ۱۸ سال مقرر ہے۔ مگر حقیقت میں لڑکی قانونی گرفت سے نکلنے کے بعد جلد شادی کے لائق نہیں ہوتی۔ کیونکہ شادی کیلئے سن بلوغت ہی شرط نہیں۔ بلکہ طرفین کی جسمانی نشوونما کا مکمل ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور ایسا ہی وہ اسباب کی صلاحیت بھی رکھے کہ اپنی اولاد کی تربیت احسن طریق سے کر سکے۔ اور اپنے گھر کی ملکہ بنکر دیگر تمام کاموں کو بھی سرانجام دے سکے مگر یہ امور ایسے ہیں کہ ہر وہ لڑکی جو کہ ساردا ایکٹ کی شرط کو جیت چکی ہے۔ کبھی بھی سرانجام نہیں دے سکتی۔ کیونکہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ اس عمر کی لڑکیوں نے تو اپنے گھر کو بھی اچھی طرح سے نہیں دیکھا ہوتا۔ تو کیا ان سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ ازدواجی زندگی کی سینکڑوں ذمہ واریوں کو سرانجام دے سکیں؟ ہرگز نہیں !!! ؛

بچہ اپنی ماں سے تمام گن سیکھ کر تو نہیں آتا کہ تمام نشیب وفراز سے واقف ہو۔ بلکہ جوں جوں بڑھتا ہے۔ سیکھتا جاتا ہے۔ مگر سیکھنے کے لئے عمر کا ایک حصہ درکار ہے ؛

پس میرے نزدیک شادی کے لئے نہ تو بلوغت اور نہ ہی ساردا ایکٹ صحیح معنوں میں وقت کی تعیین کرتا ہے (ہاں ابتدائی حصہ ضرور ہے) شادی اسی وقت صحیح ہو سکتی ہے۔ جبکہ طرفین کی جسمی نشوونماء اور امور خانہ داری میں دسترس پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ یا کم از کم ان میں اپنی ذمہ واریوں کا احساس پیدا ہو جائے۔ اور یہ حالت قانونی عمر سے کہیں زیادہ وقفہ چاہتی ہے لیکن اگر آپ نے اپنی اولاد کو بچپن سے امور خانہ داری اور تربیت اطفال کی ایسی ٹھوس تعلیم دی ہے کہ وہ ساردا ایکٹ کے تجاوز کرنے کے ساتھ ہی ازدواجی زندگی کی ذمہ واریوں کے بار گراں کو آسانی سے اٹھا سکتی ہیں اور ایک ماں اور بہو بننے کی

اہلیت رکھتی ہیں۔ تو پھر سمجھیں کہ شادی کا وقت آگیا۔ اور آپ آج ہی اپنے بچے کے سر سہرا باندھکر ارمان نکال لیں اور اگر اسوقت اس میں بیوی بہو یا ماں بننے کی کوئی صلاحیت نہیں تو آپ خواہ مخواہ اس غریب کو زوجیت کی تنگ کوٹھڑی میں بند کرکے اسکے ارمانوں کا خون نہ کریں ؛

اسی سلسلے میں اور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ بسا اوقات یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ والدین کسی لالچ میں آکر اپنی لختِ جگر کا رشتہ کسی معمر شخص سے کر دیتے ہیں۔ جو کہ لڑکی کی ذات پر صریح ظلم ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ایک تو جوان بیوی اور معمر شوہر کے جذبات اور حسیات میں کتنا بڑا فرق ہے۔ ایک دل میں اگر امنگوں۔ اور ولولوں کی موج اٹھتی ہے تو دوسرے دل میں یہی موج اترتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اگرچہ دنیا کی ہر ایک قسم کی آسائش ان کو مہیا بھی کر دی جائے۔ مگر وہ حقیقی مسرت کو کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ جو بھی۔ کمسن ہوگا۔ ضرور کبیدہ خاطر رہے گا۔ بس شادی کے معاملے میں والدین کو بہت ہی محتاط رہنا چاہیئے۔ فقط والسلام ؛

(محمد احمد بھاگلپوری۔ جامعہ احمدیہ قادیان)

لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ

رپورٹ میں صرف ٹھوس اور کام کی باتیں ہونی چاہئیں۔ جو امور جلسہ کا معمول ہیں۔ انکو بار بار دہرانا نہیں چاہیئے۔ مضامین اور رپورٹیں اگر ان کے ساتھ کوئی خط نہ ہو اور دونو طرف سے کھلا بصورت پیکٹ تو تین پیسے میں ۵ تولہ وزن تک بھیجے جا سکتے ہیں ؛

(ایڈیٹر اخبار مصباح)

سرخ مرچ کے فوائد

سرخ مرچ تقریباً ہر ملک اور ہر گھر میں کم و بیش استعمال کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ بہت گرم اور تیزی پیدا کرنیوالی ہوتی ہے۔ اور زیادہ استعمال کرنے سے نظر کمزور اور بواسیر وغیرہ وغیرہ نامراد امراض لاحق پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر قاعدہ اور حدِ اعتدال سے استعمال کی ہوئی ہر ایک چیز مفید ہوتی ہے۔ اسلئے عاجزہ آج سرخ مرچ کے چند فوائد جو میرے مطالعہ سے گذرے ہیں۔ درج کرتی ہے۔ جو احمدی بہنوں کے لئے خالی از فائدہ نہ ہونگے:-

(۱) **ذہنیت پر اثر۔** سرخ مرچ کا استعمال کرنیوالا ذہین ہو جاتا ہے ؛

(۲) **کتے کا کاٹا یعنی سگ گزیدہ۔** سرخ مرچ پیس کر سرسوں یا تلوں کے تیل میں ملاکر سگ گزیدہ جلد پر تین مرتبہ روزانہ لگانے سے کتا خواہ دیوانہ ہو یا معمولی قطعی آرام ہو جائیگا۔

(۳) **تلی کی جگہ کے پانی کا بگاڑ نہیں ہوتا۔** اگر سرخ مرچ گھی میں بھون کر استعمال کی جائے۔ تو تلی کی جگہ کے پانی کا بگاڑ نہیں ہوتا ہے ؛

(۴) **درد پیٹ یا سول۔** اگر چار رتی کے قریب باریک سرخ مرچ گڑ میں ملاکر استعمال کی جاوے۔ تو پیٹ درد اور سول دور ہو جاتا ہے ؛

(۵) **پھنسیوں اور کوڑھ کے زخموں کو فائدہ۔** سرخ مرچ تیل میں جلاکر لگانے سے پھنسیوں اور کوڑھ کے زخموں کو فائدہ ہوتا ہے ؛

(۶) **قبض اور ہاضمہ درست۔** سُرخ مرچ ایک ماشہ سونٹھ ۵ ماشہ۔ ریوند چینی ۵ ماشہ۔ جملہ ادویہ پیس کر بقدر ایک ماشہ پانی کے ہمراہ کھانے سے قبض دُور ہو جاتا ہے اور ہاضمہ درست ہو جاتا ہے ؛

(۷) **دست و مروڑ دُور۔** سُرخ مرچ۔ ہینگ۔ کافور ہم وزن پیس کر ایک ایک رتی کی گولی بنالیں۔ اور ایک گولی سے تین گولی کے استعمال سے ہر قسم کے دست اور مروڑ دُور ہو جاتے ہیں ؛

(۸) **منہ کا ذائقہ زیادہ تھوک آنا اور زبان کا ڈھیلا پڑنا وغیرہ۔** سُرخ مرچ ۳ ماشہ۔ نمک ۴ تولہ نصف ثار پختہ پانی میں اُبال کر غرغرے کرنے سے تمام امراض مذکورہ بالا دُور ہو کر بھوک خوب لگتی ہے ؛

(۹) **قبض اور حیض۔** سُرخ مرچ اور ایلوہ ہم وزن پیس کر ہمراہ شہد دو دو رتی کی گولیاں بنالیں اور رات کو سوتے وقت ایک سے چار گولی تک پانی یا دودھ سے کھائیں۔ قبض اور حیض کو کھولنے کے لئے مفید ہوگا ؛

(۱۰) **مرہم۔** سُرخ مرچ ایک تولہ باریک پیس کر نصف چھٹانک گھی یا ویزلین یا چربی میں ملا کر مرہم کیطرح لگانے سے جلد کی سستی یا سن دات وغیرہ کو آرام دیتی ہے ؛

(۱۱) **بچھو کا کاٹا۔** جسم کے جس طرف بچھو کاٹ جائے اسکے دُوسرے جانب کے کان میں قدرے سُرخ مرچ پانی میں پیس کر دو قطرے ڈالنے سے درد اسی وقت دور ہو جائیگا ؛

(۱۲) **بلغمی کھانسی۔** سُرخ مرچ کے تخم ایک ماشہ باریک پیس کر ایک تولہ گڑ میں ملا کر اُس کی پندرہ ۱۵ گولیاں بنالیں۔ اور ایک ایک گولی صبح شام کھانے سے بلغمی کھانسی دُور ہو جاتی ہے ؛

(۱۳) **درد دانت اور ہلتے ہوئے اور کرم خوردہ دانتوں کو فائدہ۔** چند عدد مرچ سُرخ پانی میں جوش دیکر کُلّی (غیلولہ) کریں۔ فوراً دانتوں کا درد رفع ہوگا۔ اور چند روز ایسا کرنے سے ہلتے ہوئے اور کرم خوردہ دانتوں کو فائدہ ہوگا ؛

(۱۴) **ہیضہ۔** مرچ سُرخ کے بیج دُور کر کے اور انہیں باریک پیس کر کپڑ چھان کر لیں اور شہد ملا کر دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور سایہ میں خشک کر لیں۔ اور بوقت ضرورت مریض ہیضہ کو ایک گولی خشک ہی نگلا دیں۔ دس منٹ کے اندر اندر مریض کو پسینہ آنا بند ہو جائے گا۔ جسم گرم اور دل اور نبض کی حرکت تیز ہو جائے گی۔ اور تپ ہو جائے گا۔ جو صحت کی علامت ہے ؛

(۱۵) **برائے ہیضہ دیگر۔** ایک بوتل پانی میں ان بجھ چونا ملا کر خوب ہلائیں۔ اور اُسی طرح رکھ دیں۔ جب چونا تہ نشین ہو جائے۔ تو پانی الگ کر کے دُوسری بوتل میں ڈال دیں۔ یہی لائم واٹر ہوگا۔ ساتھ ہی اُس پانی میں سُرخ مرچ وزنی پانچ تولہ باریک پیس کر ڈالدیں مگر مرچوں سے بیج نکالے ہوئے ہوں۔ چوبیس ۲۴ گھنٹہ بعد فلٹر کاغذ سے اچھی طرح اس پانی کو مقطر کر کے رکھ چھوڑیں۔ اور مریض ہیضہ کو ایک ایک چمچہ یہ دوائی پانی یا عرق پودینہ کے ہمراہ ملا کر دیں۔ اور آدھ آدھ گھنٹہ بعد اسی طرح پلائیں۔ اکسیر ہوگا ؛

والسّلام

(عاجزہ اہلیہ میاں عبدالرحمٰن صاحب گرداور قانونگوئی
حاجی پور۔ بھگواڑہ)

عجائباتِ عالم

دُعا کی قبولیت

امریکہ میں ایک عورت ہر روز سمندر کے کنارے جاکر یہ دعا مانگا کرتی تھی۔ کہ میرا ۱۸ برس کا بچہ جو کہ گذشتہ فروری کو برف میں بہہ گیا تھا۔ اب اس کی لاش مجھے دلائی جائے عورت مذکورہ ۷۵ دن تک برابر اسی طرح سمندر کے کنارے جاکر دعا مانگتی رہی۔ آخر ۷۵ ویں دن رات کے وقت اس کی دعا قبول ہوگئی۔ اور اسکے بچے کی نعش بہتی ہوئی کنارے پر آلگی۔ اور پانی کی ایک لہر نے اس کو اٹھاکر عین والدہ کے قدموں میں ڈال دیا۔ جو اسکو اٹھاکر گھر لے آئی ؛

دعا کی قبولیت کا یہ ایک ادنےٰ ثبوت ہے۔ جب اللہ کے بندے خشوع وخضوع سے اسکی جناب میں دعا مانگتے ہیں۔ تو وہ ان کی دعائیں سنتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ؛

یہ واقعہ کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) کے ایک جنگل کا ہے۔ جہاں مسٹر ڈی چیپل اور ان کی اہلیہ ایک خیمہ لگائے مقیم تھے۔ اندھیری رات تھی اور یہ دونوں میاں بیوی اپنی شیر خوار بچے کو لئے سو رہے تھے۔ کہ ایک شیرنی ان کے خیمہ میں داخل ہوئی۔ اس نے سونے والوں میں سے کسی پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ نہایت آہستگی سے شیر خوار بچے کو اٹھاکر لے گئی۔ شیرنی جونہی خیمہ سے باہر نکلی مسٹر ڈی چیپل کی آنکھ کھل گئی۔ وہ فوراً رائفل لیکر باہر نکلے۔ شیرنی بچہ کو دانتوں میں دبائے تیز رفتاری سے بھاگ گئی۔ شور مچایا گیا۔ اور قریب کے گاؤں کے آدمی بھی آکر جمع ہوگئے۔ سب نے جنگل کو چھان مارا۔ لیکن بڑی دیر کے بعد شیرنی ایک مقام پر بیٹھی ہوئی ملی۔ بچی اس کی گود میں تھی۔ لیکن اسے کسی قسم کی کوئی گزند نہیں پہنچی تھی ؛

مسٹر ڈی چیپل نے نہایت ہوشیاری سے شیرنی پر نشانہ لگایا۔ اور ایک ہی فیر میں اسے ہلاک کر دیا۔ جس جگہ وہ بیٹھی ہوئی تھی فیر کے بعد وہاں سے جنبش تک نہ کر سکی اور اس طرح بچی بخیریت والدین کو مل گئی۔ بچی خوف سے سہمی ہوئی ضرور تھی لیکن بالکل محفوظ تھی ؛

(۱)

موضع ارکوان ضلع تنکلو میں ایک ودھوا رہتی ہے۔ جس کی عمر ۳۵ سال ہے۔ اسکے خاوند کو مرے تقریباً ۱۲ سال ہو چکے ہیں۔ خاوند کی موت سے تھوڑا عرصہ پیشتر اسے محسوس ہوا۔ کہ وہ حاملہ ہے۔ موت کے بعد ایک سال گذر گیا۔ مگر جس بات کی اسے توقع تھی وہ نہ ہوئی۔ اسپر کسی نے اسے نکاح ثانی کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس مشورہ کے مطابق ایک شخص مسٹر لی سے ان کی نسبت قرار پائی۔ مگر شادی سے چند روز پیشتر ایسی علامتیں ظاہر ہوئیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکے بچہ پیدا ہونیوالا ہے۔ اسپر ہونیوالے دولھا نے اسکے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ اسکے تھوڑے دن ودھوا کی حالت پھر معمول پر آگئی۔ دو سال گذر گئے مگر کوئی بچہ پیدا نہ ہُوا۔ اس پر پھر اس نے یونانی ایک شخص سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ شادی کی

تیاریوں میں مصروف تھی۔ کہ پھر پہلی سی بات ہوئی۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر پھر شادی منسوخ کرنی پڑی۔ اس طرح ۱۲ سال کے عرصہ میں چھ بار اس کی منگنی ہوئی۔ مگر ہر بار بچہ پیدا ہونے کی علامات کیوجہ سے شادی نہ ہو سکی۔ اس اثناء میں اس کی جوانی گذر گئی۔ اور اس کے شادی کا خیال ترک کرنے کے بعد بچہ کی پیدائش کی علامات پھر سے قطعی طور پر ظاہر ہوئیں۔ اور حال ہی میں اس کے ہاں ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ضلع کے افسر اعلیٰ نے اس عجیب و غریب معاملہ کو سنکر بچہ کو اپنا متبنیٰ بنالیا ہے ؛

(۲)

یوٹن میں ایک ۵۱ سالہ عورت مسز لیور رہتی تھی۔ اس کی صحت بہت اچھی تھی۔ مگر بعض اوقات اس پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔ ایک دن اسے غشی طاری ہوئی۔ اور طبی امداد کے باوجود اس کی موت ہو گئی۔ اگلے روز اس کا لڑکا کفن لایا۔ لاش کو نہلا دھلا کر کفن میں بند کر دیا۔ مگر تھوڑی دیر بعد لڑکے نے کفن میں سے کھانسی کی آواز سنی۔ وہ ڈر کر گھر سے باہر بھاگا۔ اور اپنے پڑوسیوں کو اس معاملہ کی اطلاع دی۔ اس کے پڑوسی لاٹھیاں ہاتھ میں لئے ہوئے کفن کے نزدیک آئے۔ انہوں نے کفن کھولا۔ جس پر وہ عورت فوراً اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بولی "آپ نے مجھے اس خوفناک جگہ میں کیوں رکھدیا؟ میرا تو دم گھٹ کر تقریباً موت ہی ہو گئی تھی۔ اب میرے لئے کھانے کو کچھ لاؤ۔ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ اس روز کے بعد اس نے اپنی پہلی طاقت حاصل کر لی۔ اور ویسی ہی صحت ور ہے جیسی کہ پہلے کبھی تھی ؛

(۳)

سواٹو کے مغرب ضلع مغربی کٹیانک رٹب میں ۲۲ سالہ نوجوان رہتا ہے۔ اُس کا نام لنگ یا پاؤ ہے۔ اور ایک تاجر کا لڑکا ہے۔ ایک رات کو وہ دفعتہً بیمار ہوا۔ ڈاکٹر کو فوراً بلایا گیا۔ ڈاکٹر کو یہ دیکھکر حیرانی ہوئی۔ کہ اسکا مریض بچہ جننے والا ہے۔ اس پر ڈاکٹر نے اس نوجوان کا اپریشن کیا۔ اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ یہ دیکھکر اس کا تمام خاندان ہکّا بکّا رہ گیا۔ بھاری ہجوم اس بچہ کو دیکھنے کے لئے آنے لگا ؛ (بنادھی)

(۴)

ضلع کھاؤ میں ایک کسان رہتا ہے۔ اس کی ایک ۷۰ سالہ ماں ہے۔ ایک دن وہ الماری کے بالائی خانہ سے کوئی چیز نکال رہی تھی۔ کہ اس کا پاؤں پھسل گیا۔ اور وہ اپنے پوتے پر جو نیچے کھیل رہا تھا گر پڑی۔ اس سے بچہ کی موت ہو گئی۔ اس پر کسان بہت غضبناک ہوا۔ اور اس نے اپنی ماں کو ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تنہائی مقام میں ایک گڑھا کھود آیا۔ اور پھر کسی بہانہ سے اپنی ماں کو وہاں لے گیا۔ اس کا مقصد اسے اسی گڑھا میں دفن کر دینے کا تھا۔ جب وہ اُسے گڑھے میں گرانے ہی والا تھا۔ کہ ایک زبردست طوفان آیا۔ اُس پر بجلی گری اور وہ وہیں چت ہو گیا ؛ (ہر چہار از پرتاپ)

ایک ۱۴ سال کی عمر کے ہندوستانی لڑکے کا پتہ لگا ہے۔ جو ساری عمر پانی ہی میں رہا۔ اس کی خوراک کچی مچھلی اور

دوسرے دریائی جانوروں پر مشتمل ہے۔ وہ رات کیوقت بھی پانی ہی میں سوتا ہے۔ سوتے وقت اس کا سر باہر رہتا ہے۔ جسم کا باقی حصہ پانی میں ۔ (ٹٹ بٹس)

جبلپور - ۱۳ - اگست - جبلپور کے موضع تیہار یاست وھیا میں عجیب وغریب تاریخی انکشاف ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کسان نے ریت پر ایک ڈھانچہ حصہ سطح زمین سے اوپر ابھرا ہوا دیکھا جس کو ہٹانے کے لئے اسنے انتہائی کوشش کی۔ اور جب اسکو ناکامی ہوئی۔ تو وہ گاؤں میں اپنے دوستوں کو مطلع کرنے کے لئے چلا گیا۔ اسکے بعد ریاست کے سردار کے پاس اُس ڈھانچہ کو کھود کر نکالنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے پہنچا۔ اور جب اس کو اجازت مل گئی۔ اور ڈھانچہ نکالا گیا۔ تو یہ دیکھکر کہ ڈھانچہ ½ ۳۱ فٹ لمبا ہے۔ اور انسانی ڈھانچہ سے مشابہ ہے سخت حیرت ہوئی۔ پاؤں دس فٹ لمبے تھے۔ اسکو اٹھانے کے لئے تین آدمیوں کی ضرورت پڑی۔ یہ ڈھانچہ رام گڑھ کے سردار کے محل میں رکھ دیا گیا۔

التجاءِ دُعا تمام خواتین مصباح کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپکی مصباحی بہن شمیم صاحبہ عرصہ دراز سے سخت بیمار ہیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں بیکار کی مانند ہو گئے تھے۔ سات آٹھ ماہ سے تکلیف ہے۔ حکیم صاحب کے علاج سے اب کچھ آرام ہے۔ مگر آپ لوگوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنی خاص عنایت سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ اور پھر توفیق دے کہ وہ آپکی محفل میں شریک ہوسکیں۔ (صلاح الدین فاتح سلطین (برما))

شذرات

لنکا - ۱۵ - اگست - لنکا کے ایک باشندہ نے جو آجکل ملایا میں رہتا ہے۔ ہز ہائینس سلطان ایراک کی دختر کی شادی کے موقعہ پر بیس لاکھ روپیہ کی مالیت کی سونے کی ایک سولاخ بطور تحفہ پیش کی۔ آپ کا نام ڈاکٹر راجرس ہے۔ اور آپ نے ۱۹۰۰ء سے پہلے ملایا میں بود و باش اختیار کی تھی۔ آپ بیشمار پٹرول کے کنوؤں اور ٹن کے کارخانہ کے مالک ہیں۔

(احمد آباد - ۱۷ - اگست) برلن سے "لیڈر" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ ایک جرمن سائینس دان نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵ - فروری ۱۹۳۵ء کو ہندوستان میں ایک خوفناک زلزلہ آئے گا۔ (سپیشل سروس)

ہالینڈ کا ایک شخص حال ہی میں سیام سے واپس آیا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ وہاں بادشاہ نے اسکو ۲۲ بیویاں منتخب کرنے کی دعوت دی تھی۔ اور عورتیں اسکے حوالے بھی کردی گئی تھیں۔ مگر اسنے یہ کہکر انکار کر دیا۔ کہ میں شادی شدہ ہوں۔

نیویارک ۲۵ جولائی۔ عدالت میں ایک امریکن عورت نے درخواست دی ہے۔ کہ اسکا خاوند اُسے اونچی ایڑی کے بوٹ نہیں لے دیتا۔ اسلئے اسے طلاق لینے کی اجازت دیجائے۔

لورپول ۲۷ر جولائی۔ ایک انگریزی تجارتی فرم نے ۲۰ ہزار مچھلی کی کھالوں کے لئے نیویارک کی ایک کمپنی کو آرڈر دیا ہے۔ ان کھالوں کو لباس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ؛

مس جون سیفل کی شادی مسٹر جافرے ینگ سے ہوئی۔ مس جون کا قد ۶ فٹ ۲ انچ کا ہے۔ اور دنیا کی سب سے زیادہ بلند قامت عورت ہیں۔ ان کے خاوند کا قد بھی ۶ فٹ ۲ انچ ہے ؛

آنریبل مسز میکلڈرن مارلیس جس کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے۔ لارڈ بربرائٹ کی لڑکی ہے۔ جو برطانوی بستیوں کے دو دفعہ وزیر رہ چکے ہیں۔ آنریبل مسز مارلیسن کے لنڈن کے مکان میں ایک سو پالتو جانور ہیں۔ یعنی ۳۰ بلیاں ۵۰ پرندے ۷ کتے اور ۱۳ بندر۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جب وہ لنڈن سے کنٹ جاتی ہیں۔ تو ان سب کو اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتیں۔ کہ یہ پالتو جانور ان کی عدم موجودگی میں بھوک سے مرجائیں ؛

کلیان میں ایک شخص اپنی بیوی کو سخت مار پیٹ کیا کرتا تھا۔ چنانچہ وہ تنگ آکر ایک دن اپنے میکے بھاگ گئی لیکن خاوند نے اسکو راستہ میں پکڑ لیا۔ اور واپس لاکر بیل کی جگہ ہل میں جوت دیا ؛

برمی عورتیں کئی قسم کے لذیذ کھانے تیار کر سکتی ہیں مگر اُن کے پکانے کا طریقہ ہمارے سے مختلف ہے۔ وہ عام طور پر مٹی کے برتنوں میں سب کھانے تیار کرتی ہیں۔ اگر کوئی چیز تیل میں بھون کر تیار کرنی ہو۔ تو اپنے رہائشی مکان سے کچھ فاصلہ پر جاکر کرتی ہیں۔ کیونکہ انہیں تیل کی بدبو آتی ہے۔ چاولوں سے دوسرے درجہ پر شکرقندی بڑی خوشی سے پکاتی ہیں۔ سبزی بھاجی میں سُرخ اور کالی مرچیں زیادہ ڈالتی ہیں۔ جب کھانا تیار ہو جاتا ہے۔ تو اُسے میز پر رکھدیا جاتا ہے۔ اور گھر کے سب ممبر مل کر کھاتے ہیں ؛

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ ستارے ہمارے کرۂ ارض سے چار سو دس گنا زیادہ حرارت رکھتے ہیں ؛

شہر لنڈن کے ٹیلیفون کے محکمے میں تقریباً چھ ہزار لڑکیاں کام کرتی ہیں۔ ان میں سے اوسطاً چھ سو لڑکیاں ہر سال شادی کیلئے نوکری چھوڑ کر چلی جاتی ہیں ؛

برطانیہ میں ہر سال چالیس ہزار عورتیں اور لڑکیاں گم ہو جاتی ہیں ؛

نیویارک (بذریعہ ڈاک) ٹوٹنہم میں ایک بچے کو جس کا پیدائش کیوقت دل حرکت نہیں کرتا تھا۔ اور جو بظاہر مُردہ معلوم ہوتا تھا زندہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر آدھ گھنٹہ تک اسکے پھیپھڑے میں مصنوعی طریقہ سے ہوا دیتا رہا۔ اور لوگ یہ دیکھکر حیران رہ گئے۔ کہ اس میں زندگی کے آثار نمودار

ہونے شروع ہو گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر نے ایک دوائی کا انجکشن کیا اور بچے نے رونا شروع کر دیا۔ نیویارک میں بھی ایک مردہ بچے کو اسی طریق سے زندہ کیا گیا ہے ؛

لنڈن (بذریعہ ڈاک) مِس ٹیمرشیا میگورنے دو سال کی نیند کے بعد اپنی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اس دو سال کے عرصہ میں اسے مصنوعی طریقوں سے سنگترے کا رس انڈے۔ اور دودھ کی خوراک دیجاتی رہی۔ ڈاکٹر حیران ہیں۔ کہ وہ اتنا عرصہ زندہ کیسے رہی۔ سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ ان دو سالوں میں اس کا وزن ۱۰ پونڈ بڑھ گیا ہے +

چین میں یہ رواج ہے کہ عورتیں بچپن میں ہی لوہے کی جوتیاں پہن لیتی ہیں۔ اس سے ان کے پاؤں اسقدر چھوٹے ہوجاتے ہیں۔ کہ ان کیلئے چلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ حکومت کیطرف سے ایک حکم جاری کیا گیا ہے جس کی رُو سے لوہے کی جوتیاں پہننا ممنوع قرار دیا ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جائے گی ؛

(موگا - ۱۲ - اگست) موضع پنجگرائیاں سے جو یہاں سے پچیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ایک ہیجان انگیز واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چند دن ہوئے ایک دیہاتی اپنی بہن کو جس کی گود میں چھ ماہ کا بچہ تھا سُسرال سے لانے کے لئے گیا۔ روانگی کیوقت گاؤں کے کسی شخص نے اسے طعنہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ کیا تم اپنے بھانجے کو سونے کے کپڑے پہناؤ گے؟ اُداسی کی حالت میں وُہ اپنی بہن کو اپنے گاؤں پنجگرائیاں میں لایا۔ اور تمام واقعہ اپنی بیوی سے کہہ سنایا۔ اس نے تمام واقعہ کو چُپ چاپ سُنا۔ اور کوئی جواب نہ دیا لیکن طعنہ نے خاوند کی نسبت اس پر زیادہ اثر کیا۔ وہ غریب ہونے کی وجہ سے سونے کے کپڑے دینے کے قابل نہیں تھے۔ چند دن بعد اس عورت نے لڑکے کو ٹوکے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور ٹکڑوں کو آٹے میں ملا کر اونٹ کو کھلا دیا۔ بدنصیب ماں نے اپنے بچے کو نہ پاکر اپنی بھاوج سے دریافت کیا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس اثناء میں بچے کی ماں کا بھائی باہر سے آگیا۔ اور اس نے اپنی بیوی کو مشتبہ حالت میں دیکھکر اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ عورت نے تھوڑی دیر کے بعد اپنے جرم کا اقبال کر لیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس نے موقعہ پر پہنچکر اونٹ کو گولی ماردی۔ اور اس کے معدے سے لڑکے کا گوشت اور ہڈیاں برآمد کر لیں۔ عورت حوالات میں ہے۔ اور تحقیقات ہو رہی ہے ؛

مراد آباد - ۱۲ - اگست - یہاں کل احاطہ کچہری میں امروہہ کے کچھ کاشتکار سگرٹ پی رہے تھے۔ چنانچہ ایک شخص نے جس کی عمر تقریباً ۸۰ سال کی ہوگی۔ نصف سگرٹ منہ سے لگا کر دیا سلائی سے جلانا شروع کیا۔ جس سے اس کی ڈاڑھی اور ایک مونچھ کا کچھ حصہ جل گیا ؛

ناسک - ۱۲ - اگست - مقامی سیشن جج کی عدالت میں ایک عورت بھاگو بائی کے خلاف قتل کا سنسنی خیز

مقدمہ چل رہا ہے۔ عورت کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اُس نے اپنی سوت اور اس کی لڑکی کو حسد کی وجہ سے کنوئیں میں دھکیل دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم کا خاوند اپنی دُوسری بیوی سے زیادہ محبّت کرتا تھا؛

خالصہ کالج کے نزدیک ایک موٹر جارہی تھی۔ اُدھر تانگے کا گھوڑا بدحواس ہوکر بھاگنے لگا۔ لاری ڈرائیور نے لاری کو پیچھے کیطرف چلایا۔ دلہن بچاری برقعہ میں لپٹی بیٹھی تھی سنبھل نہ سکی۔ موٹر کے نیچے آکر ہلاک ہوگئی؛

گورنروں کی تنخواہ

(۱) گورنر بمبئی ایک لاکھ دو ہزار روپیہ سالانہ۔

(۲) گورنر بنگال ایک لاکھ دو ہزار روپیہ سالانہ۔

(۳) گورنر مدراس ایک لاکھ دو ہزار روپیہ سالانہ۔

(۴) گورنر برما ایک لاکھ دو ہزار روپیہ سالانہ۔

(۵) گورنر یو۔پی۔ ایک لاکھ دو ہزار روپیہ سالانہ۔

(۶) گورنر بہار و اڑیسہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ۔

(۷) گورنر پنجاب ایک لاکھ روپیہ سالانہ۔

(۸) گورنر سی۔پی۔ ۷۲ ہزار روپیہ سالانہ۔

(۹) گورنر آسام ۶۶ ہزار روپیہ سالانہ۔

(۱۰) گورنر صوبہ سرحد ۶۰ ہزار روپیہ سالانہ۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) برطانیہ کی تقریباً اڑھائی لاکھ برطانوی لڑکیاں ہرشام بورڈ آف ایجوکیشن کے زیر اہتمام جو جماعتیں کھولی گئی ہیں۔ ان میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ جہاں انہیں وہ تمام باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ جو ایک سلیقہ شعار بیوی میں ہونی چاہئیں۔ ذیل میں ایک فہرست درج ہے جس میں مضامین اور طالبات کی تعداد و شمار دیئے گئے ہیں:-

مطبخ کا کام	۵۲۰۰۰	طالبات
سامان خانہ داری طیار کرنیکا کام	۱۰۰۰۰	"
سینے پرونے کا کام	۶۰۰۰۰	"
لباس تیار کرنے کا کام	۹۰۰۰۰	"
طبّی کام (فسٹ ایڈ)	۲۴۰۰۰	"
بچوں کی پرورش کا کام	۱۲۰۰۰	"

(رائیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ر جولائی ۱۹۳۴ء کو اچھرہ سے ایک برات کے ساتھ جو قلعہ گوجر سنگھ میں آئی تھی مستورات کے ہمراہ دو لڑکیاں بھی آئیں۔ اگلے روز صبح کیوقت دونوں محلے کی چند اور لڑکیوں کے ساتھ گلی میں کھیل رہی تھیں کہ ملزم محمد دین وہاں آیا۔ اور اپنے آپکو لڑکیوں کا ماموں ظاہر کرکے چھوٹی لڑکی مسماۃ فاطمہ کو ترغیب دی کہ چل تجھے بازار سے جوتی خرید دوں۔ لڑکی جوتی کے لالچ میں ملزم کے ہمراہ گئی۔ ملزم نے نکلس روڈ کے قریب پہنچکر لڑکی کی طلائی۔ بالیاں۔ جو کانوں میں پہنی ہوئی تھیں۔ اتارلیں۔ لڑکی نے روتے ہوئے ملزم کا تعاقب کیا اور بڑی لڑکی نے جو فاصلے سے ملزم کی تمام کاروائی دیکھ رہی تھی دوڑ کر گھر میں خبر دی۔ جسپر ملزم کا باقاعدہ تعاقب کرکے اسے گرفتار کیا گیا۔ اور جامہ تلاشی پر اسکے قبضے سے طلائی۔ بالیاں برآمد کرلی گئیں؛

کینٹن (بذریعہ ڈاک) یہاں ریسٹورنٹوں اور قہوہ خانوں

میں نوعمر لڑکیوں کو بطور خادمائیں ملازم رکھنے کے خلاف جہاد شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ میونسپل گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں اعلان کر دیا ہے۔ اب حجاموں کے یونین نے بھی احتجاج شروع کر دیا ہے۔ کہ عورتوں کو حجامت بنانے کا پیشہ اختیار کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔

(رائیٹر)

تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک عورت نے ایک کمسن لڑکی کو جو اس کی سوتیلی لڑکی تھی۔ رسی سے باندھکر کڑکتی ہوئی دھوپ میں پھینک دیا۔ اور وہ سارا دن دھوپ میں تڑپ تڑپ کر فوت ہو گئی۔ اس واقعہ کی اطلاع پولیس میں دی گئی۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ اور عورت کو زیر حراست کر لیا گیا۔ اور لڑکی کی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ اور عورت کو جیل خانہ بھیج دیا گیا۔ تفصیلات کا انتظار کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسز ہین سکاٹ کے پاس ایک چوبیس انچ کی دوربین ہے۔ موصوفہ نے اپنے کبوتر چھوڑ رکھے تھے۔ اور دوربین سے انہیں تک رہی تھی۔ کہ اتنے میں دور سے انہیں ایک حبشی دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات سے معلوم ہوتے تھے۔ مگر بالآخر اس دوربین کی وجہ سے ایک ڈاک چور کے سرقہ کا سراغ مل گیا۔ کیونکہ مسز مذکور کو ایک ہمسایہ پولیس افسر ٹیلیفون کر رہا تھا۔ کہ چند ضروری خطوط اور کاغذات چوری ہو گئے ہیں مسز سکاٹ معاملہ کو بھانپ گئی! اور اس طرح دوربین نے چور پکڑا دیا۔

حال ہی میں وادسا کی پولیس نے ایک شادی شدہ جوڑے کو سرقہ کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ تلاشی لینے پر ان کے قبضہ سے ایک کتاب برآمد ہوئی۔ جس میں ان تمام چوریوں کی تفصیل درج تھی۔ جو اس جوڑے نے ملکر انجام دی تھیں۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم پندرہ سو مکانوں۔ ہوٹلوں اور کلبوں میں سرقہ کرنے کی غرض سے داخل ہوئے۔ اور بہت سے مکانوں میں یہ کہکر گئے۔ کہ ہم کو کرایہ پر مکانوں کی ضرورت ہے۔ اور وہاں جاکر ہیٹ۔ کوٹ گھنٹے۔ گھڑیاں۔ چمچے۔ اور چاقو سرقہ کئے۔ اس نوٹ بک میں اور بھی بہت سی باتیں درج تھیں۔ جن سے پولس نے بہت سی چوریوں کا سراغ لگایا ہے۔

لجنہ اماءاللہ کے متعلق اعلان

(۱) اس سے پیشتر دو تین بار اعلان کئے گئے ہیں کہ بیرونی لجنات بر قعہ کے متعلق ریزولیوشنز پاس کر کے مرکز میں بھجوائیں تا اس کے متعلق عملی کارروائی کی جا سکے۔ مگر نہائیت افسوس ہے کہ بیرونی لجنات نے سوائے ایک دو کے اس پر کوئی توجہ نہیں کی۔ اب براہ مہربانی اس امر کیطرف فوراً اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔

(۲) جلسہ سالانہ میں بھی تھوڑا ہی عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے صنعتی نمائش کی چیزوں کیطرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ نیز دوسری بہنوں کو بھی اس امر کیطرف توجہ دلائیں۔

(خاکسار سیکرٹری لجنہ اماءاللہ۔ قادیان)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری لجنہ کے ماہواری اجلاس خدا کے فضل سے باقاعدہ ہو رہے ہیں۔ اور ترقی کر رہی ہے۔ دہلی میں ہمارے خلاف انجمن سیف الاسلام کیطرف سے ماہ بماہ ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں۔ لجنہ کیطرف سے ان کے جواب میں ایک رسالہ "حجت الاسلام" شائع ہوا ہے۔ اور یہ رسالہ انشاءاللہ ماہ بماہ شائع ہوا کریگا۔ اس رسالہ میں ایک سے پانچ تک ٹریکٹوں کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور زنانہ لائبریری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ کا ماہواری جلسہ ۱۵ اگست کو بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ کے مکان وقت مقررہ پر منعقد ہوا۔ ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے اسلامی تعلیم کی خصوصیات پر مضمون سُنایا۔ جو نہایت پرجوش تھا۔ اور اس کا سامعین پر گہرا اثر پڑا۔ اسکے بعد اہلیہ صاحبہ غلام حسین صاحب نے سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سُنایا۔ ہمشیرہ صاحبہ خادم حسین صاحب نے غیرت دینی پر مضمون سُنایا۔ پھر گلزار بیگم صاحبہ نے مسیح موعودؑ کو کس طرح نہ مانیں۔ اسپر نہایت پرجوش اور گہرا اثر ڈالنے والا مضمون سنایا۔ پھر کشتی نوحؑ کا درس اہلیہ صاحبہ نظیر احمد صاحب نے دیا۔ اسکے بعد اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے ایک رکوع قرآن شریف کا تلاوت کرکے صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر کرتے ہوئے بہنوں کو چندوں کیطرف متوجہ کیا۔ پھر صاحب خانہ نے چائے وغیرہ کی دعوت کی۔ اسکے بعد چندہ جمع ہوا۔ پھر بہنیں خوش خرم اپنے اپنے گھر.... رخصت ہوئیں۔ (راقمہ خاکسارہ مبارکہ سلطان نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ اُستانی نواب لوہارو دہلی)

لجنہ چک چھہور

آج مورخہ ۱۰ جون لجنہ اماء اللہ کا جلسہ ہوا جسمیں غیر احمدی بہنیں بھی شامل تھیں۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نعت سے ہوا۔ پھر خاکسارہ نے حقیقت رجال پر مضمون پڑھا۔ بعد ازاں سعیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ چوہدری غلام محمد صاحب نے ہم اور ہمارے مخالفین مصباح سے پڑھکر سنایا۔ اور انکو (یعنی احمدی بہنوں کو) نصیحت کی کہ مخالفت سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ سچوں کی ہمیشہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ اسکے بعد رفیقہ بیگم ہمشیرہ چوہدری محمد اکرم خان نمبردار نے (ضرورت زمانہ کا تقاضا ایک مامور مصلح کی آمد) مصباح سے پڑھا۔ پھر فاطمہ بیگم اہلیہ الٰہی بخش بمقام سراجپورہ نے یوسف ثانی مسیح قادیانی کتاب پڑھکر سُنائی۔ اور بڑی اچھی طرح اسکا مطلب سمجھایا۔ اور اپنی مصیبت کے واقعات سنائے جو بہت ہی دردناک ہیں۔ انکا سب گاؤں مخالفوں کا ہے۔ سب احمدی بہنیں دعا کریں کہ خدا انکی سب مالی وجانی تکلیفیں دُور کرے جو انکو احمدی ہونے پر دی جارہی ہیں۔ آمین ٭

(خاکسارہ مسعودہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماءاللہ چھہور ۱۱۶ ضلع شیخوپورہ)

مصباحی بہنوں سے درخواست

ہر احمدی خاتون اس بات کی کوشش کرے کہ کم از کم دو خریدار مصباح کیلئے مہیا کرے۔ قیمت مصباح کی سال کے کسی حصہ میں ادا کی جاسکتی ہے۔ اور ہر قسم کی سہولت دینے کیلئے تیار ہیں۔ مصباحی بہنیں کوشش نہیں کرتیں۔ ورنہ یہ ممکن نہ تھا۔ کہ مصباح کی تعداد اشاعت اسقدر کم ہوتی۔ ایک ہزار خریدار ہو جانے پر مصباح کو ہفتہ وار کردینے کا ارادہ ہے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ اس اپیل کو پڑھنے کے بعد بہنیں نہایت توجہ سے مصباح کی توسیع اشاعت کا فرض ادا کرینگی۔ اور مَیں ایسی بہنوں کے نام اخبار میں شایع کردوں گا۔

(مینیجر اخبار مصباح۔ قادیان)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان دار الامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیلیں

ان بیلوں کو قمیص کے دامن اور آستینوں پر ٹریس کر کے حسب منشاء رنگوں سے نکالا جائے تو نہائیت خوشنماء معلوم ہوں گی ؂

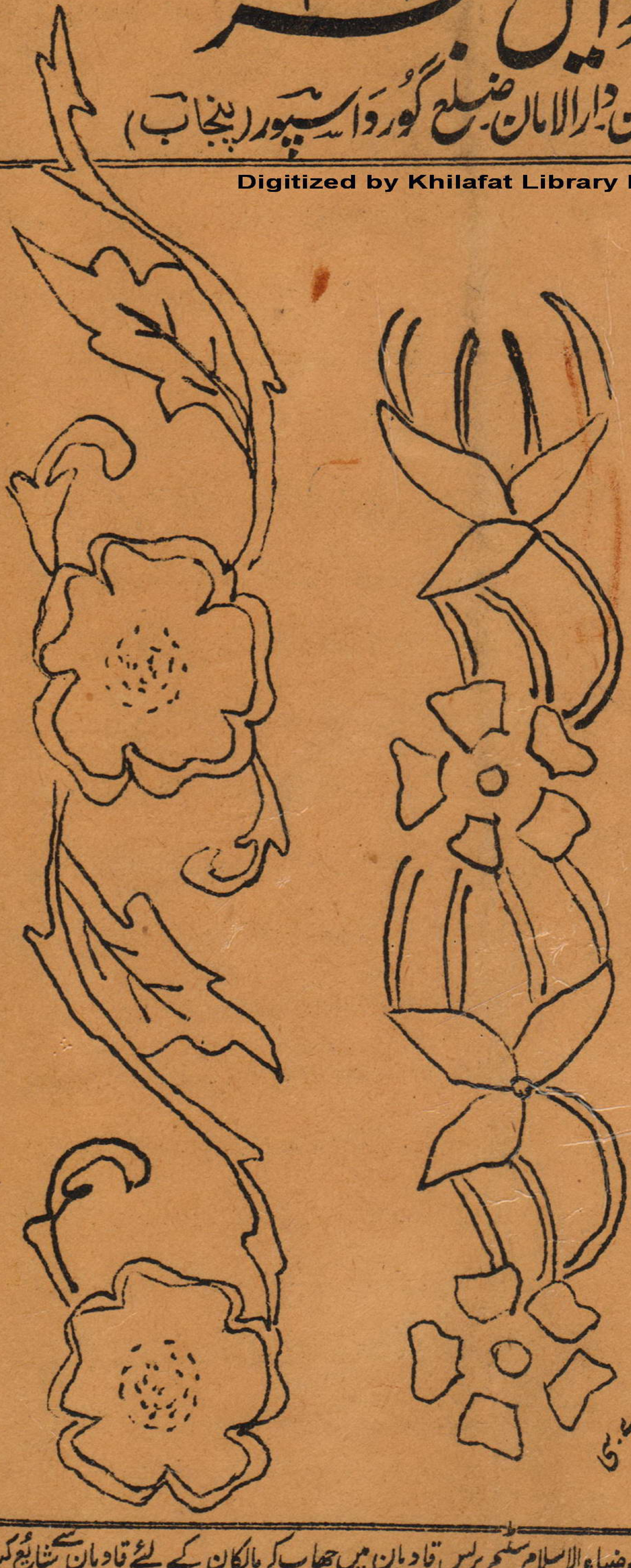

عزیزہ بنت میاں محمد شریف صاحب ای - اے - سی
چکوال ضلع جہلم

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؂